جامعہ سلفیہ میں تقریب اختتام صحیح بخاری کا روح پرور اجتماع

ہزاروں افراد کی شرکت ! رقت آمیز مناظر

دینی جامعات اور مدارس میں تعلیمی سال کا اختتام ماہ شعبان میں ہوتا ہے۔ اور امتحانات سے قبل یا بعد میں سالانہ تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جس میں ممتاز علماء اور نامور خطباء اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور کامیابی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اسی ضمن میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ایک عظیم الشان اجتماع بتاریخ 14 اکتوبر بروز منگل کو منعقد ہوا جس کی صدارت شیخ الحدیث جامعہ مولانا حافظ عبدالعزیز علوی نے فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد تقریب اختتام صحیح بخاری منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا حافظ عبدالحمید ازھر نے سیرت بخاری پر روشنی ڈالی اور امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل البخاری کی خدمات جلیلہ پر سیر حاصل گفتگو کی اور فرمایا کہ آپ صرف حدیث کے امام نہیں تھے۔ بلکہ زہد و تقویٰ کے امام تھے۔ فقہ کے امام تھے، تفسیر کے امام تھے، فلسفہ اور عقائد کے امام تھے۔ جرح و تعدیل کے امام تھے۔ یہی باعث ہے کہ آپ نے اپنی کتاب کو جامع بنادیا۔ اس میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے مسائل اور ان کا حل بیان کیا ہے۔ آپ نے پوری زندگی خدمت حدیث کے لئے وقف کر رکھی تھی ۔ آپ کی کوششوں سے احادیث کا ایک ایسا مجموعہ ہمارے سامنے موجود ہے جو قرآن حکیم کے بعد صحیح ترین کتاب کی شکل میں ہے۔ اس کے بعد ممتاز عالم دین ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر نے عالمانہ فاضلانہ محققانہ درس حدیث ارشاد فرمایا: آپ نے بتلایا کہ اسلام سے قبل بھی یہود و نصاریٰ اور مشرکین اس بات کے دعوے دار تھے۔ کہ ہم نہ صرف حق پر ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین ہیں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت سے ہمارا تعلق ہے۔ لیکن قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نہ عیسائی اور نہ ہی ان کا تعلق مشرکین سے تھا وہ توحید پر قائم تھے اور خالص اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع تھے۔ آج بھی وہ بہت سارے گروہ اپنا تعلق اسلام کے ساتھ جوڑتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ تعلق کیسا ہے؟ چونکہ دین میں خون سے زیادہ عقیدہ کا رشتہ ہے۔ اس کی بہترین مثال سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے مطیع و فرمانبردار ہیں اور آپ کے اسوہ مبارکہ کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ آپ نے نہایت خوبصورت پیرائے میں ایمانیات عبادات، معاملات پر گفتگو فرمائی۔ جو کہ عام فہم تھی، اور عوام الناس نے اسے بے حد سراہا۔ آپ نے قرآن و حدیث کے دلائل سے یہ ثابت کیا کہ آج اگر کوئی جماعت صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتی ہے تو وہ اہلحدیث ہیں اور یہی صحیح معنوں میں ان کے جانشین ہیں۔

اس کے بعد شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو پند و نصائح فرمائے۔ معزز علماء کرام نے طلبہ کے درمیان تحائف تقسیم کئے۔ جو کہ گراں قدر کتابوں کی شکل میں تھے۔ اس کے بعد حافظ مسعود عالم نے دعا فرمائی۔ آپ نے نہایت رقت کے ساتھ دعا کی پہلی نشست اختتام کو پہنچی۔

یاد رہے کہ اجتماع میں بطور مہمان حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر صاحب کو پہلے دعوت دی گئی تھی انہوں نے بیرون ملک ہونے کی وجہ سے معذرت کی اس کے بعد ناظم مرکزیہ حضرت مولانا علامہ عبدالعزیز حنیف صاحب کو دعوت دی گئی تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر معذرت کی کہ ان تاریخوں میں وہ کراچی میں ہونگے۔

نماز عشا اور کھانے کے وقفے کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی تو تلاوت اور نظم کے بعد پروفیسر عبدالجبار شاکر نے مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ شروع سے لیکر اب تک تمام بڑے بڑے لوگ انہی مدارس سے تعلیم حاصل کر کے میدان عمل میں آئے۔ خصوصا بنو عباس کے دور میں بغداد علمی مرکز تھا اور انہی مدارس سے تمام علوم پڑھائے جاتے تھے۔ اور اندلس میں قرطبہ اور غرناطہ کی جامعات علم کے مراکز تھے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مدارس کو مضبوط کیا جائے اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے اس کے بعد سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا۔ اور اول دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ بالخصوص رئیس الجامعہ نے دل کھول کر انعامات دیئے۔ امسال جامعہ سے سترہ طلبہ نے قرآن حکیم حفظ کیا۔ ہر طالب علم کو مبلغ ایک ہزار روپے نقد اور دیگر انعامات دیئے گئے۔ انعامات کی مد میں جن احباب نے تعاون کیا ان میں ھارون احمد دین، شیخ عبدالغفور، قاری محمد ایوب، حافظ عبدالعظیم مکتبہ دارالسلام شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔

اس کے بعد مولانا عبداللہ بورے والہ نے خطاب کیا اور طلبہ کو علم کے ساتھ عمل کرنے کی تلقین کی پروفیسر عبدالرحمٰن لدھانوی نے بھی علماء کرقدوہ اور اسوہ بننے کی تلقین کی۔ مولانا نواز چیمہ نے غلو، افراط و تفریط کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری نے نہایت موثر خطاب کیا۔ اور کتاب و سنت کی روشنی میں دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اب مستقبل کے مبلغ اور داعی ہیں۔ لہٰذا انہیں سوچ سمجھ کر اپنا قدم اٹھانا چاہیئے۔ آپ کی خوبصورت گفتگو کو عوام نے پورے انہماک کے ساتھ سنا۔ اور آخر میں دعائے خیر ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درخواست دعائے صحت

جماعت کے معروف عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمٰن عزیز صاحب الہ آبادی چند دنوں سے ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ موصوف کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ فرمائے تاکہ وہ بہتر انداز میں دین اسلام کی خدمت کرسکیں۔ (ادارہ)